جامعہ سلفیہ میں تقریب بخاری شریف

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد وہدایت کے لیے اولین روز سے ہی وحی الٰہی کے نزول کا سلسلہ شروع فرمایا۔اور بتادیا کہ دنیا وآخرت کی کامیابی صرف وحی الٰہی پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہے اور یہ سلسلہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جاری رہا۔امام کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل فرما دیا اور وحی کے نزول کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کو ہی قیامت تک کے لیے رشد وہدایت کا منبع وماویٰ قرار دے دیا وہ وحی الٰہی آج بھی قرآن مجید اور حدیث نبوی شریف کی شکل میں موجود ہے۔اور قیامت تک رہے گی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان دونوں سے راہنمائی لیتے ہوئے اپنی دنیا کی زندگی گذارتے ہیں اور اپنی آخرت کو سنوار لیتے ہیں اور بدنصیب ہیں وہ افراد جو ان دونوں سے منہ پھیر کر اپنی آخرت کو برباد کر لیتے ہیں۔وحی الٰہی کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ زمانہ نبوت سے اب تک بغیر کسی انقطاع کے جاری وساری ہے۔برصغیر میں شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی وکوشش سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس کا خاص اہتمام کیا گیا کیونکہ اس خطے کے لوگ اپنے علاقائی‘ خاندانی اور گروہی رسوم ورواج اور مذہبی تعصب وآباؤاجداد کی تقلید کی وجہ سے دین اسلام کی تعلیمات سے بالکل ہی بے بہرہ تھے لیکن حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اوران کے تلامذہ کی دن رات کی سرتوڑ کوشش نے یہ جمود توڑا اور لوگ قرآن وحدیث کے ترجمہ وتفسیر اور تشریح میں صرف کہ دلچسپی لینے لگے بلکہ اس کے لیے انہوں نے اپنی زندگیاں اور تمام تر وسائل وقف کر دیئے تا آنکہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جو لوگ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نا صرف کہ شکوک وشبہات پیدا کرتے تھے بلکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محدثین عظام کے خلاف

اپنی زبان طعن بھی دراز کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے اور یہ سلسلہ مختلف صورتوں میں آج تک جاری ہے۔ (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین)

خصوصاً صحیح بخاری اور امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو نشانہ تشنیع بنایا جاتا ہے لیکن اسے آپ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت کہہ لیں یا امام بخاری کی کرامت کہ آج وہ لوگ بھی اپنے تعلیمی سال کے اختتام پر صحیح بخاری کے نام پر اختتامی تقاریب منعقد کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ان کے مدارس میں جو کتب سارا سال پڑھائی جاتی ہیں ان کے نام پر کبھی بھی کسی بھی چھوٹے بڑے مدرسے میں کبھی ختم ہدایہ، اختتام فتاویٰ عالمگیری، تقریب ختم شرح وقایہ اور کنزالدقائق وقدوری وغیرہ منعقد نہیں ہوئی۔ لیکن صحیح بخاری جو وہ سارا سال پڑھاتے بھی نہیں بس دورہ ہی کرواتے ہیں اس کے نام پر اپنے مدارس میں ''ختم بخاری'' کے نام پر تقریب منعقد کرتے ہیں۔ **فللہ الحمد**

کیونکہ صحیح بخاری حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں وحی الٰہی کا ایسا مجموعہ ہے کہ جسے قرآن مجید کے بعد صحیح ترین مجموعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اور جو شخص بھی اپنی زندگی دین اسلام کی تعلیمات اور وحی الٰہی کے مطابق گذارنا چاہتا ہے تو وہ قرآن مجید اور صحیح بخاری کو سامنے رکھ کر اپنے عقائد سے لیکر زندگی بھر میں پیش آنے والے مسائل واعمال میں مکمل راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

صحیح بخاری اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بھی ایک اعزاز ہے کہ باوجود حدیث وفقہ، تقویٰ وورع، دیانت وامانت میں بلند نام ومقام رکھنے کے امام بخاری کے نام پر کوئی مذہب اور فرقہ قائم نہیں ہوا۔ یہ صرف اور صرف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا خلوص اور للّٰہیت ہی ہے کہ انہوں نے اپنا خون جگر دیکر بھی امت کی صحیح راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اور یہ صحیح بخاری کی برکت ہی ہے کہ وحی الٰہی کی بنیاد پر کبھی فرقے قائم نہیں ہوتے فرقے تو تب وجود میں آتے ہیں جب لوگ قرآن و حدیث، وحی الٰہی کو چھوڑ کر اپنے اپنے امام، مفتی، مجتہد اور پیشوا بنا لیتے ہیں۔ اس لیے یاد رکھیے قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے لوگ کبھی بھی فرقہ بندی کے پرچارک نہیں ہوتے بلکہ وہ تو تمام فرقوں کو تج کر کے صرف اور صرف وحی الٰہی کے علم بردار اور مبلغ ہوتے ہیں۔ بہر حال انہی روایات کے

تسلسل میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی ہر سال تعلیمی سال کے آخر میں تقریب اختتام صحیح بخاری شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کا انتظام و انصرام عام تقاریب سے ہٹ کر ہوتا ہے امسال بھی 21 اپریل 2017ء بروز جمعہ کو جامعہ کے سبزہ زار میں تقریب کا انعقاد کیا گیا

حسب سابق پروگرام مغرب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت ملک کے مایہ ناز قاری، صدارتی ایوارڈ یافتہ جناب قاری نوید الحسن لکھوی حفظہ اللہ مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے حاصل کی۔ بعد ازاں درس حدیث کے لیے دعوت دی گئی شیخ الحدیث 'استاذ الاساتذہ' محدث العصر' محقق زماں حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب' متعنا اللہ بطول حیاتہ کو کہ وہ صحیح بخاری کی آخری حدیث پر درس ارشاد فرمائیں تو حضرت حافظ صاحب نے اعلان فرمایا کہ یہ تمام طلباء مجھے آخری حدیث سنائیں تاکہ میں انہیں اپنی طرف سے ''اجازۃ الروایۃ'' دوں تو وقت کی قلت کی وجہ سے چند ایک طلباء نے آخری حدیث سنائی باقی نے سماع پر ہی اکتفا کیا تو اس طرح محدثین کے طریقہ قرات وسماعت پر عمل کرتے ہوئے حضرت حافظ صاحب نے درس حدیث کا آغاز فرمایا۔ بعض روحیں بڑی سعید ہوتی ہیں کہ ان کی وجہ سے کچھ گنہگار بھی بخش دیے جاتے ہیں اس کلاس میں بھی اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ وہ کون سی خوش بخت روحیں ہیں یا ان کی کون سی مقبول نیکیاں ہیں کہ یہ کلاس شروع سے ہی جامعہ میں سب سے زیادہ اعزازات سمیٹنے والی کلاس ہے۔ وہ تقریری مقابلہ ہو یا تحریری' کھیل کود ہو یا تفریح' اس کلاس کے حصے میں ایسے ایسے اعزاز آئے ہیں کہ جن کی عمومی طور پر توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ بہر حال یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا جو نوک قلم پر آ گیا اس موضوع پر اگر کلاس میں سے کوئی طالب علم قلم کو حرکت دے تو شاید تاریخ کا ایک اہم باب محفوظ ہو جائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز.

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا درس کیا تھا' علم وتجربے کا ایک دریا تھا جو موجزن تھا اس پیرانہ سالی میں کھنک دار آواز' پھر تاریخی وفقہی حتی کہ گرائمر کی گتھیاں اس طرح سلجھا رہے تھے کہ بڑے بڑے قد آور علماء کرام بھی عش عش کر رہے تھے۔ اور انداز بھی ایسا

عام فہم اور سادہ تھا کہ عوام الناس بھی محظوظ ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں صحت وایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

اور یہ سلسلہ عشاء کی اذان تک جاری رہا۔ بعدازاں عشا کی نماز باجماعت پنڈال میں ہی ادا کی گئی۔ بعد نماز عشاء پروگرام کی دوسری نشست کا آغاز کرتے ہوئے ممتاز دانش ور، عظیم سکالر پروفیسر چودھری محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ نے دینی تعلیم کی اہمیت وفضیلت اور معاشرے کی اصلاح میں دینی مدارس کے کردار پر سیر حاصل گفتگو کی انہوں نے دینی مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا منہ توڑ جواب دیا نیز جامعہ سلفیہ کی نشاطات اور سالانہ کارکردگی کا بھی بالتفصیل تذکرہ کیا۔ بعدازاں فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو بعض اداروں اور شخصیات کے تعاون سے جامعہ کی طرف سے گرانقدر تحائف سے نوازا گیا آخر میں شیخ التفسیر بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ تعالیٰ نے فارغ ہونے والے طلبہ کو پند و نصائح کرتے ہوئے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اور انہیں بلا خوف لومة لائم دین حق کی ترویج واشاعت اور تبلیغ وتدریس کے لیے اپنی زندگیاں کھپانے اور صرف کرنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی طلباء، اساتذہ، جامعہ کی انتظامیہ اور تقریب کے حاضرین کے علاوہ ملک وقوم اور خصوصاً امت کے لیے بھلائی کی دعائیں کیں اور رات تقریباً بارہ بجے یہ تقریب سعید اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعدازاں تمام شرکاء کی پُرتکلف اور باوقار ضیافت میں انہیں بہترین کھانا پیش کیا گیا جامعہ کی اس تقریب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے تمام اساتذہ وطلبہ نے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں اور آغاز سے اختتام تک اپنی اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو بطریق احسن انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور جامعہ کو تا قیامت قائم ودائم رکھے۔

اس کے بہی خواہوں کو اللہ تعالیٰ بہتر اجر عطا فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ہدایت نصیب فرمائے (آمین)